ہوں۔'' حصین نے ان سے پوچھا: ''جناب زید! نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں اہل بیت سے نہیں؟ وہ کہنے لگے'' آپ کی بیویاں آپ کے اہل بیت تو ہیں مگر اصل اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔'' حصین نے کہا: ''وہ کون ہیں؟'' فرمایا: ''آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں۔'' حصین نے پوچھا: ''ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ فرمایا: ''ہاں۔''

اور ایک روایت میں یوں ہے:

''ہم نے کہا: نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں؟'' فرمایا: ''نہیں۔ اللہ کی قسم! عورت تو خاوند کے پاس کتنی دیر بھی رہے جب وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے والد کے ہاں چلی جاتی ہے۔ اہل بیت تو آپ کا خاندان ہے یعنی وہ رشتہ دار جن پر صدقہ حرام ہے۔''

یہاں چند باتوں پر تنبیہ ضروری ہے:

۱: چادر اور مباہلہ والی روایات میں سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کا ذکر اس بات کی دلیل نہیں کہ صرف وہی اہل بیت ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب تو صرف اتنا ہے کہ یہ حضرات آپ کے خصوصی اہل بیت میں شامل ہیں اور وہ اس اعزاز کے بدرجہ اولیٰ مستحق ہیں۔ یہ بات پیچھے بھی بیان ہو چکی ہے۔

۲: سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس کو خصوصاً ذکر کرنا اس بات کا متقاضی نہیں کہ صرف انہی پر صدقہ حرام ہے بلکہ صدقہ تو جناب عبدالمطلب کی نسل میں سے ہر مسلمان مرد و عورت پر حرام ہے، جیسا کہ پیچھے صحیح مسلم میں عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر ہو چکی ہے، جس میں صراحت ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خاندان بھی اس حکم میں داخل ہے۔

۳: قبل از کتاب و سنت سے دلائل ذکر ہو چکے ہیں کہ آپ کی ازواج مطہرات بھی اہل

بیت میں داخل ہیں اوران پر بھی صدقہ حرام ہے۔ رہا سیدنا زید سے منقول پہلی روایت میں ازواج مطہرات کا اہل بیت سے ہونا اور دوسری روایت میں اس کی نفی کرنا، تو اس سلسلیمیں پہلی ہی روایت معتبر ہے۔ باقی رہی دوسری روایت جس میں اس بات کی نفی ہے، وہ غیر معتبر ہے اوراس میں جو دلیل ذکر کی گئی ہے وہ عام بیویوں کے بارے میں تو درست ہے مگر آپ کی ازواج مطہرات کے بارے میں صحیح نہیں، کیونکہ آپ کی ازواج مطہرات کا آپ سے تعلق نسبی تعلق جیسا ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا، بلکہ وہ دنیا میں بھی آپ کی بیویاں تھیں اور آخرت میں بھی آپ کی بیویاں ہوں گی۔ جیسا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے کلام سے اس کی وضاحت ذکر ہو چکی ہے۔

۴: اہل سنت والجماعت ہی وہ سعادت مند لوگ ہیں جنہوں نے اہل بیت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں مذکور وصیت کو کما حقہ تسلیم کیا ہے، کیونکہ وہ سب اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں، ان سب سے عقیدت رکھتے ہیں اور عدل وانصاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے انہیں ان کے صحیح مراتب پر فائز کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے مخالفین (روافض) کے بارے میں علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا ہے: ''روافض تو اس وصیت سے بہت دور ہیں، وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی نسل کے دشمن ہیں۔ بلکہ وہ اکثر اہل بیت کے خلاف ہیں اور ان کے خلاف کافروں تک کی مدد کرتے رہے ہیں۔'' [1]

شیخ البانی رحمہ اللہ نے ''سلسلة الأحاديث الصحيحة'' میں ایک حدیث بیان کی ہے:

((كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِى وَنَسَبِي)) [2]

---

[1] مجموع الفتاویٰ لابن تیمیه : ٤١٩/٤.

[2] المعجم الكبير للطبراني، ح: ٢٦٣٣-٢٦٣٥ وسلسلة الأحاديث الصحيحة، ح: ٢٠٣٦.